Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۰ صفر ۱۳۹۲ھ ، ۵ شہادت ۱۳۵۱ ہش ، ۵ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۷۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۴ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ ۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے کچھ ناساز ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آپ نے تاکیدی طور پہ ارشاد فرمایا ہے کہ تمام احمدی بھائی اور بہنیں محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص طور پہ دعا کریں ۔ ان پر دل کے عارضہ کا حملہ ہوا تھا ۔ اب نسبتاً آرام ہے تاہم ابھی تک جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف الائیڈ سائنٹفک سٹور گنپت روڈ لاہور کی طبیعت کچھ دنوں سے علیل ہے ۔ انہیں خون آنا شروع ہو گیا ۔ گو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے ۔ تاہم ابھی پوری صحت نہیں ہوئی ۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

عباد اللہ گیانی
مینیجر الفضل ربوہ

ارشاداتِ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ ہم خود انہیں خلیفہ بناتے ہیں

قرآنِ کریم میں کسی جگہ بھی خلافت کے قیام کو انسانوں کی طرف منسوب نہیں کیا گیا

"خوب یاد رکھو کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحبؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں چھ سال متواتر اس مسئلہ پر زور دیتے رہے کہ خلیفہ خدا مقرر کرتا ہے نہ انسان ۔ اور درحقیقت قرآن شریف کو غور سے مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ایک جگہ بھی خلافت کی نسبت انسانوں کی طرف نہیں کی گئی بلکہ ہر قسم کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ انہیں ہم بناتے ہیں ۔ چنانچہ انبیاء و مامورین کے خلفاء کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ تم میں سے مومنوں اور نیک اعمال والوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح زمین میں خلیفہ مقرر فرمائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو مقرر کیا اور ان خلفاء کے اس دین کو جو اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے قائم کریگا اور انکے خوفوں کو امن سے بدل دے گا ، وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرا کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے اور جو شخص اس حکم کے ہوتے ہوئے بھی ان کا انکار کرے گا ، تو وہ خدا تعالیٰ سے دور کیا جائے گا ۔

اب اس آیت کے ماتحت جس قسم کی خلافت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی وہی خلافت راشدہ ہے اور اسی قسم کی خلافت مسیح موعود کے بعد ہونی ضروری ہے ۔" (اشتہار کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے" صـ۴۳)

تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں :۔

"وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا ۔
تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے ۔" (کشتی نوح)

ایک مومن ہر راہ سے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور ہر طریق سے اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ۔ تا اللہ اس سے راضی ہو جائے ۔ اور اس کے فضل سے اس کا خاتمہ بالخیر ہو ۔

پس اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کے دیئے ہوئے اموال میں سے اس کی راہ میں بے دریغ خرچ کیجئے ۔ اور لازمی چندہ جات (چندہ عام ۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کے سال رواں کے بقایا جات جلد ادا فرمائیے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں بیحد برکت دیگا ۔

(ناظر بیت المال آمد)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ شہادت ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقاء کا مرتبۂ عالی اور اسکی حالتِ تموّج

قبل ازیں ہم سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں سعادتِ تامہ کے تینوں درجوں فنا، لقاء اور لقاء کی کیفیات پر روشنی ڈال کر واضح کر چکے ہیں کہ خلفاء سلسلۂ احمدیہ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قدرتِ ثانیہ کا مظہر قرار دیا ہے دیگر مومنوں کے بالمقابل سعادتِ تامہ کے تیسرے اور آخری درجہ یعنی لقاء کے مرتبۂ عالی پر بدرجہ اولیٰ فائز ہوتے ہیں اور اس مرتبۂ عالی کی حالتِ تموج میں جب ان سے خوارق اور اقتداری نشان ظاہر ہوتے ہیں تو وہ ان کے مسندِ خلافت پر من جانب اللہ متمکن ہونے کے ایک درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جہاں تک لقاء کے مرتبہ عالی پر فائز شخص کے ذریعہ اس مرتبہ کی حالتِ تموّج میں خوارق کے ظہور کا تعلق ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:

"جیسا کہ خدا تعالیٰ کا کُن دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلاتخلف پیدا کرتا ہے۔ ایسا ہی اس (یعنی لقاء کے مرتبۂ عالی پر فائز شخص) کا کُن بھی اس تموّج اور مدّ کی حالت میں خطا نہیں جاتا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

یعنی جس چیز کے متعلق وہ کہتا ہے کہ اس طرح ہو جائے وہ اسیطرح ہو جاتی ہے اور اس میں تخلّف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لقاء کے مرتبہ پر فائز اللہ تعالیٰ کے بندۂ اخص کی اس واضح علامت کے پیش نظر سطور ذیل میں ہم اس امر پر روشنی ڈالتے ہیں کہ کس طرح سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبانِ مبارک سے اِس مرتبہ کی حالتِ تموّج میں ایک موقع پر کُن کا لفظ نکلا اور اللہ تعالیٰ نے اسے خطا جانے نہیں دیا بلکہ بظاہر حالات جو بات ناممکن نظر آتی تھی اسے دیکھتے ہی دیکھتے منصۂ شہود پر لے آیا۔

تفصیل اِس اجمال کی یہ ہے کہ ۱۹۷۰ء میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تبلیغی سفر کے دوران نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون میں سے جس مُلک میں بھی تشریف لے گئے حضور نے وہاں کے حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد ان ممالک میں وسیع پیمانہ پر نئے میڈیکل سنٹرز قائم کرنے اور نئے ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا فیصلہ فرمایا۔ اپنے اِس دورہ کے سلسلہ میں جب حضور گیمبیا کے دارالحکومت پہنچے تو وہاں مرتبۂ لقاء کے تموّج اور مدّ کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے حضور کے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک فرمائی کہ یہ وقت ہے کہ کم سے کم ایک لاکھ پونڈ ان ممالک میں طبّی امداد کے نئے مراکز اور نئے سکول کھولنے پر خرچ کیا جائے۔ یہ ایک خدائی القاء تھا جو مرتبۂ لقاء کے تموّج کی حالت میں حضور کو ہوا۔ اس کے بعد حضور جب گیمبیا کے بعد سیرالیون کا دورہ مکمل کر کے لنڈن پہنچے تو حضور نے وہاں جماعت احمدیہ انگلستان کے احباب کو بتایا کہ:-

"گیمبیا میں مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء معلوم ہُوا ہے کہ یہ وقت ہے کہ کم سے کم ایک لاکھ پونڈ یہاں (یعنی مغربی افریقہ میں) خرچ کرو۔ پس میں اپیل کرتا ہوں کہ دو سو مخلصین مجھے ایسے چاہئیں جو دو سو پونڈ فی کس دیں اور دو سو مخلصین مجھے ایسے چاہئیں جو ایک سو پونڈ فی کس دیں۔" (الفضل ۲۰ جون ۱۹۷۰ء)

حضور نے انگلستان کے احباب سے یہ اپیل ہی نہیں فرمائی بلکہ ایک اور اعلان بھی فرمایا۔ یہ اعلان بھی مرتبۂ لقاء کی حالتِ تموّج کے پیش نظر بالبداہت ظلّی طور پر کُن کا حکم رکھتا تھا۔ حضور نے فرمایا:

"میں یہ چاہتا ہوں کہ انگلستان چھوڑنے سے قبل اِس مدّ میں دس ہزار پونڈ کیش (نقد رقم) ہو ... ... مجھے تسلّی ہونی چاہیئے کہ فوری طور پر کام شروع کرنے کے لئے دس ہزار پونڈ موجود ہے۔ یہ رقم ان بارہ تیرہ دنوں میں جمع ہو جانی چاہیئے" (ایضاً)

اپنے سابقہ تجربہ کی بناء پر محترم امام صاحب مسجد لنڈن کے نزدیک اتنے تھوڑے وقت میں اتنی کثیر رقم کے وعدوں اور نقد رقم کا مہیا ہو جانا بظاہر ناممکن تھا اس لئے انہوں نے اس کام کے لئے ایک ماہ کی مہلت مانگی۔ خدا تعالیٰ اُس وقت اپنے خلیفہ برحق کے مرتبۂ لقاء کی حالتِ تموّج کو آشکار کرنا اور اس امر کا عملی ثبوت مہیا کرنا چاہتا تھا کہ اس حالت تموّج میں خلیفۂ برحق کی زبانِ حق ترجمان سے نکلا ہُوا کُن خطا نہیں جاتا اور ظلّی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلاتخلف پیدا کر دکھاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت محترم امام صاحب مسجد لنڈن کی عرضداشت کے جواب حضور ایدہ اللہ کی زبان فیض ترجمان سے جو الفاظ کہلوائے وہ معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ حضور نے مرتبۂ لقاء کی حالت تموج میں پرجلال لہجہ میں فرمایا:-

"میں ایک دن کی مہلت بھی دینے کے لئے تیار نہیں اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب میں یہاں سے جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ دس ہزار پونڈ کا انتظام کر چھوڑے گا شاید اس سے بھی زیادہ ہو جائے۔" (ایضاً)

اسی پر بس نہیں بلکہ حضور ایدہ اللہ نے اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کا اظہار کرتے ہوئے بڑے ہی پُر وثوق انداز میں فرمایا:-

"مجھے یہ فکر نہیں کہ یہ رقم کہاں سے آئے گی کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور دے گا۔ یہ رقم بہر حال مجھے ملے گی، مجھے کوئی فکر نہیں۔ مزید براں مجھے وہاں کام کرنے کے لئے فوری طور پر تیس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور اساتذہ اس کے علاوہ ہیں۔ یہ بھی مجھے فکر نہیں کہ رضاکار واقف ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے کہ یہاں کام کیا جائے۔ جس چیز کی مجھے فکر ہے اور آپ کو بھی ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ محض خدا کے حضور مالی قربانی پیش کر دینا کوئی چیز نہیں جب تک وہ مقبول نہ ہو۔ اس واسطے آپ بھی دعا کریں اور میں بھی دعا کروں گا کہ یہ سعی مشکور ہو، خدا تعالیٰ اس حقیر سی قربانی کو قبول فرمائے۔" (ایضاً)

اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ برحق کی زبان سے نکلے ہوئے ان الفاظ کو پورا کر کے بظاہر ناممکن کو ممکن کر دکھایا اور اس طرح ایک زبردست اقتداری نشان کا ظہور عمل میں آیا۔ اس تحریک کے بارہ تیرہ روز بعد جب حضور پاکستان واپس تشریف لانے کے لئے لنڈن سے روانہ ہوئے تو اُس وقت تک جماعت انگلستان کے مخلصین کی طرف سے ۴۰ ہزار پونڈ کے وعدے ہو چکے تھے اور دس ہزار پانچ سو پونڈ کی رقم نقد وصول ہو کر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مد میں جمع کی جا چکی تھی۔ پھر حضور کے تشریف لے آنے کے بعد انگلستان میں وعدہ جات پیش کرنے کا سلسلہ برابر جاری رہا اور وعدہ جات کی مجموعی رقم کہیں سے کہیں جا پہنچی۔ اور پاکستان واپس تشریف لا کر حضور ایدہ اللہ نے پاکستان کے احمدی احباب اور دیگر ممالک کی احمدیہ جماعتوں سے بھی اپیل فرمائی کہ وہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی آسمانی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ برحق کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی اس تحریک پر (جو مرتبۂ لقاء کی حالت تموّج میں زبان مبارک سے ادا ہونے والے لفظ کُن کا درجہ رکھتی تھی) مومنوں کے دلوں کو والہانہ لبیک کہنے کے لئے ایسا گرمایا کہ انہوں نے بڑھ چڑھ کر وعدہ جات اور رقوم حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنا شروع کر دیں۔ وہ تحریک جس کا آغاز انگلستان سے ہوا تھا دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے تیس ممالک تک وسیع ہو گئی اور اس کے تحت موصول ہونے والے وعدہ جات کی رقوم ۳۸ لاکھ روپے سے بھی تجاوز کر گئیں اور پندرہ لاکھ روپے سے بھی زائد نقد وصول ہو گئے۔ وعدہ جات کی وصولی تا حال زور شور سے جاری ہے اور انشاء اللہ مقررہ میعاد کے اندر اندر تمام وعدہ جات موصول ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضل کے نتیجہ میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دستِ مبارک پر ظاہر ہونے والا یہ عظیم الشان نشان منہ بولتا اور زندہ و تابندہ ثبوت ہے اس بات کا کہ جس برگزیدہ انسان کو خدا تعالیٰ لقاء کا مرتبۂ عالیہ عطا فرماتا ہے، اس مرتبہ کی حالت تموّج میں وہ بسا اوقات کہتا ہے کہ فلاں چیز ہو جائے تو وہ ہو جاتی ہے اور جیسا کہ خدا تعالیٰ کا کُن دائمی طور پر نتیجہ مقصودہ کو بلاتخلف پیدا کرتا ہے ایسا ہی اس کا کُن بھی اس تموّج اور مدّ کی حالت میں ہرگز خطا نہیں جاتا۔

(نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی آسمانی تحریک کا یہ تو صرف مالی پہلو ہے اس کے نتیجہ میں مغربی افریقہ میں عملاً جو انقلابِ عظیم رونما ہوا اور برابر ہو رہا ہے اس پر ہم آئندہ کسی اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

منیجر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیتِ دعا کی خاص اور مقبول گھڑیاں

احادیثِ رسولؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں

(مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج جزائر فجی)

(۲)

قبولیتِ دعا کی خاص راتوں میں سے لیلۃ القدر اہم ترین رات ہے۔ اگرچہ کسی مامور کے ظہور کا زمانہ بھی لیلۃ القدر کہلاتا ہے اور انفرادی طور پر ہر شخص کی لیلۃ القدر اپنے اپنے ظرف اور حالات کے مطابق علیحدہ علیحدہ بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن رمضان شریف کے آخری عشرہ میں ظاہری طور پر کوئی رات بھی ضرور ایسی آتی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکات کے نزول کا موجب اور قبولیت دعا کے لئے مخصوص ہوتی ہے احادیث میں اس کی بعض علامات اور اشارے بھی مذکور ہیں جن سے اسے تلاش کرنا چاہیئے۔

اسی طرح بعض احادیث میں آتا ہے یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَلَیْلَتُہٗ یعنی پیر کا دن اور پیر کی رات بھی قبولیت دعا کے لئے نسبتاً زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ ویسے انسان اپنی جدوجہد اور اپنے دل کی کیفیت و حالات سے کوئی رات بھی قبولیت کے لئے جاذب بنا سکتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی خاص التجاؤں سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی مقبول دعاؤں اور اپنے لئے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لا کر کسی رات کو بھی لیلۃ القدر بنا سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔

"در لیلۃ القدر انسان کے لئے اس کا وقت اصفیٰ ہے تمام وقت یکساں نہیں ہوتے۔ بعض وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ رضی اللہ عنہا کو کہتے اَرِحْنَا یَا عَائِشَۃُ یعنی اے عائشہ مجھ کو راحت و خوشی پہنچا اور بعض وقت آپ بالکل دعا میں مصروف ہوتے جیسا کہ سعدی نے کہا ہے۔

وقتے چنیں بُودے کہ جبرئیل و میکائیل پرداختے و دیگر وقت با حفصہ و زینب درساختے۔

جتنا جتنا انسان خدا کے قریب آتا ہے یہ وقت اسے زیادہ میسر آتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۳۶)

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اوقات و مواقع اور اماکن بھی اللہ تعالیٰ کے اذن و منشاء کے مطابق قبولیت دعا کا موجب ہوتے ہیں۔ مثلاً

(۱)۔ بیماری کے دوران مریض کے عزیزوں دوستوں، ہمدردوں کے علاوہ اس کی اپنی سوز و گداز سے کی ہوئی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں اس امر کی تائید حدیث شریف میں ہونے کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک شدید بیماری سے شفا پانے کے بعد فرماتے ہیں۔

"میں نے اس میں غور کی کہ کیوں قضاء و قدر نے مجھے برف پلا دی کہ جس سے خوفناک حد تک مرض کی نوبت پہنچ گئی۔ مجھے اس میں کئی اسرار معلوم ہوئے اول یہ کہ بعض دوستوں کے لئے مجھے نہایت پُر درد اور مخلصانہ دعا کرنی تھی اور اس کا موقعہ وہی حزن و کرب کی گھڑیاں تھیں۔ دوئم بعض دوستوں کو ہمارے حق میں پُرسوز اور مخلصانہ دعائیں کرنے کا ثواب ملنا تھا۔ سوم خدا نے چاہا کہ تھوڑی دیر کے لئے دشمن بھی خوش ہو لیں اور خوشی سے اپنے لئے وہ سامان پیدا کر لیں جو ان کی قضاء و قدر کی تحریک کریں جو ان کے لئے مقدر ہے۔ چہارم بعض ثواب اور مدارج ہیں۔ جن کا ملنا موقوف تھا ایسی نازک اور جاں گداز حالات پر۔"

حضورؑ کی اس تحریر کے آگے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی خود فرماتے ہیں بیماری میں حضورؑ کی توجہ الی اللہ بہت بڑھ جایا کرتی تھی اور آپ عام طور پر فرمایا کرتے تھے کہ بیمار اقرب الی اللہ ہوتا ہے۔

(سیرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سنہ صفحہ ۱۰۳)

(۲)۔ جمعہ کا دن ویسے ہی مبارک و بابرکت ہے بلکہ مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے اس لئے قبولیت دعا کا موجب ہے لیکن احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز قبولیت دعا کی اور قربت الی اللہ کی ایک خاص گھڑی بھی ہوتی ہے جس سے خاص طور پر فائدہ اٹھانے اور اسے پانے کے لئے عصر کی نماز سے مغرب تک یعنی غروب شمس تک دعاؤں اور انابت الی اللہ میں مشغول رہنا چاہیئے حضرات خلفائے احمدیت کا بھی معمول رہا اور ہے دیگر کئی بزرگ بھی اس پر عمل پیرا ہیں ہمیں بھی کوشش کر کے اس پر عمل کرنا چاہیئے

(۳)۔ اضطراری حالت میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی دعائیں سننے کا خاص وعدہ فرمایا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"ہر ایک صادق کا تجربہ ہے کہ بے قراری اور مظلومانہ حالت کی دعا قبول ہوتی ہے بلکہ صادقوں کے لئے مصیبت کا وقت نشان ظاہر آنے کا وقت ہوتا ہے ...... کلام الٰہی میں لفظ مضطر سے وہ ضرر یافتہ مراد ہیں جو محض ابتلاء کے طور پر ضرر یافتہ ہوں نہ سزا کے طور پر لیکن جو لوگ سزا کے طور پر کسی ضرر کے تختۂ مشق ہوں وہ اس آیت کے مصداق نہیں ہیں۔" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۳۲ دافع البلاء صفحہ ۱۲)

(۴)۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ آسمان سے بارش کے نزول کا وقت بھی عموماً انابت الی اللہ کا اور رحمت الٰہی جذب کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ حضورؐ بارش کے پہلے قطروں کو باران رحمت یقین فرما کر اپنی زبان مبارک پر لیا کرتے تھے۔ شدید بارش وبا اور طوفانی بارش کے آثار دیکھ کر حضورؐ کبھی گھبراہٹ کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے کہ کہیں یہ کسی قوم پر عذاب نہ ہو۔

اسی طرح عِنْدَ اصْطِفَافِ النَّاسِ لِلصَّلٰوۃِ۔ نماز کے لئے صفیں باندھ کر کھڑے ہونے کا وقت نیز عِنْدَ اصْطِفَافِہِمْ لِلْجِہَادِ جہاد کے لئے صفیں باندھ کر تیار ہونے کا وقت اور عِنْدَ الْاَذَانِ اذان کا وقت بھی احادیث کے مطابق قبولیت دعا کے خاص اوقات ہیں۔ اسی طرح دَعْوَۃُ الصَّائِمِ عِنْدَ اِفْطَارِہٖ روزہ دار کی روزہ کھولنے کے وقت کی دعا بھی خاص قبولیت کا درجہ رکھتی ہے سفر کے دوران مسافر کی دعائیں بھی دوسرے عام اوقات کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ یہ بھی آتا ہے کہ دُعَاءُ الْمُؤْمِنِ لِاَخِیْہِ فِیْ ظَہْرِ الْغَیْبِ۔ مومن کی اپنے دینی یا حقیقی بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعائیں بھی قبولیت کا خاص درجہ رکھتی ہیں۔ بشرطیکہ قبولیت کی دوسری سب شرطیں موجود ہوں۔ سجدہ کی حالت بھی قبولیت دعا کا بھی خاص ذریعہ ہے کیونکہ سجدہ میں اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ انسان اس وقت اللہ تعالیٰ کے قریب ترین ہوتا ہے۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ الْمُحْتَضَرِ قرب موت اور احتضار کے وقت کی دعا بھی اللہ تعالیٰ خاص طور پر سنتا ہے جب کہ اَلْمَلٰٓئِکَۃُ حُضُوْرٌ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی دُعَآءِ الدَّاعِیْ فرشتے بھی موجود ہوتے ہیں جو کہ دعا کرنے والے کی دعا پر آمین کہہ رہے ہوتے ہیں۔

حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہے کہ والدین کی دعائیں اپنی اولاد کے لئے جو کی جاتی ہیں وہ بھی دوسروں کی نسبت زیادہ قبول ہوتیں اور قبولیت کا خاص درجہ رکھتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"مغضوب الغضب اور سبک سر طائش العقل ہرگز سزا دادہ نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفل ہو جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴)

(۵)۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے یوم عرفہ جو کہ حج کا خاص دن ہے وہ بھی حاجیوں اور غیر حاجیوں سب کے لئے انابت الی اللہ اور اس کی مغفرت و رحمت کے حصول اور شرف قبولیت دعا کے لئے ایک خاص دن ہے جب کہ خلوص نیت اور صحیح طریق اور سوز و کرب اور الحاح سے دعائیں کر کے عرفات کے مقام پر حاجی اپنے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کروا کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

(۶)۔ ہر مومن پر اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے ایسے اوقات آتے ہیں جب کہ اس کا دل و جان بلکہ ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے خوف اور رجا اور ایک قسم کی بے تابی اور قلق اور سوز سے گداز ہو رہا اور لرز رہا ہوتا ہے۔ اور جوں جوں وہ خشوع و خضوع سے دعا کرتا جاتا ہے۔ اس کی تڑپ بڑھتی جاتی اور کسی غیبی محرک سے اس پر زیادہ سے زیادہ رقت طاری ہوتی جاتی ہے ایسے مواقع بھی خاص رحمت الٰہی کے جاذب اور قبولیت دعا کا موجب ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۷) رمضان شریف کا پاک و مقدس مہینہ جس میں کلام پاک اترا اور جس کے دنوں اور راتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں اس کی رحمتوں برکتوں اور فضلوں کے دروازے پورے طور پر کھول دئے جاتے اور شیاطین کو نظر بند کر دیا جاتا ہے بھی قبولیت دعا کا اہم ترین محرک و موجب ہے جس سے لاکھوں مومن فائدہ اٹھاتے اور قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں خصوصاً رمضان شریف کے آخری عشرہ میں اللہ تعالیٰ مومنوں سے پیار کے اظہار کے لئے اور ان کی درخواستیں قبول کرنے کے لئے خود دعوت دیتا ہے کہ اب تم آٹھ دس روز کے لئے دنیا چھوڑ کر میرے گھروں میں آ بسو تاکہ جی بھر کر مجھ سے اپنی ہر منوانے والی بات منوالو۔

(۸) قرآن کریم میں حضرت مریمؑ کے حالات اور خصوصاً حضرت عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کا واقعہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حمل اور وضع حمل کے دوران مومن عورتوں کی دعائیں خاص طور پر سنتا اور انہیں شرف قبولیت بخشتا ہے۔ پس ان اوقات میں بجائے زیادہ تکلیف کے اظہار یا ادھر اُدھر کے خیالات اور باتیں منہ سے نکالنے کے صبر اور ضبط و تحمل سے کام لیتے ہوئے متوجہ الی اللہ ہونا چاہیئے اور خاص دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ذمہ داری اور گھڑیاں تکلیف کی آسان اور نیک اور قرۃ العین اولاد عطا ہو جو خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے والی ہو۔

۹- صلحاء اور صادقوں کے ساتھ تعلق اور ان کی صحبت میں بیٹھنا اُن کا کلام سننا ان کے ساتھ نمازوں اور دعاؤں میں شریک ہونا بھی قرآنی آیت کریمہ کونوا مع الصادقین کے مطابق ایک مومن کے لئے قربت الی اللہ اور دعاؤں کی قبولیت اور عبادات میں شغف و لذت توجہ اور انہماک کے لحاظ سے بہت سود مند زندگی بخش اور روحانی ترقی کے لئے مفید ہوتا ہے۔ ہماری جماعت میں خلفائے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خاص تعلق محبت رکھنے والوں اُن کی مجالس میں بیٹھنے والوں اور ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے والوں اور مجالس عرفان میں شریک ہونے والوں کو اس کا یقینی تجربہ ہوگا اس لئے تفصیلی مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی صحبت میں بیٹھنے والے اور ان سے روحانی فیوض حاصل کرنے والے بھی اس حقیقت کی شہادت دے سکتے ہیں۔

(۱۰) بعض بزرگوں اور صوفیاء کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے خاص اسم اعظم کے توسل اور اس کا واسطہ دے کر یا کثرت سے اس کا ورد کرنے سے بھی ایک مومن کی دعائیں قبولیت کا درجہ پا لیتی ہیں اور وہ اپنے مقصد کو پا لیتا ہے۔ لیکن یہ ایک ذوقی بات ہے اور ہر ایک کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم وہ آیت وہ دعا و مناجات یا وہ صفات الٰہیہ ہوں گی جو اسے زیادہ محبوب اور زیادہ مناسب حال اور زیادہ رقت اور سوز و گداز اور خدا سے تعلق پیدا کرنے کا موجب ہوں: بعض کے نزدیک اسم اعظم سورۃ حشر کی آخری آیتیں ہیں بعض کے نزدیک لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ہے بعض کے نزدیک آیت الکرسی اسم اعظم تصور ہوتی ہے بعض کے نزدیک وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ یا وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔ بعض یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کو بطور اسم اعظم استعمال کرتے ہیں غرضیکہ مختلف حالات میں اللہ تعالیٰ کے مختلف اسماء و صفات اور تسبیح و تحمید اسم اعظم کہلا سکتے ہیں۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صل علی محمد وآل محمد اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے یہ کثرت سے پڑھا جائے اسی طرح اور بھی دعائیں اور الہامات ہیں اور سب ہی روحانی فیوض کے حامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک قبولیت دعا اور تقرب الی اللہ کے لئے درود شریف کثرت سے پڑھنا نہایت ضروری ہے۔

(۱۱) قبولیت دعا کی شرائط میں سے اہم ترین حضور قلب توبۃ النصوح توکل علی اللہ اور اس کی رحمت کا ہر حال میں امیدوار رہنا اور معصیت اللہ سے بچاؤ کی ہر دم کوشش کرنا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ الدُّعَاءَ مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ یعنی خدا تعالیٰ ایسے دل سے نکلی ہوئی دعا قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ ہے یعنی نہ تو وہ دل میں حقیقی درد رکھتا ہے اور نہ ہی وہ دعا کے حقیقی فلسفہ سے واقف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ خوب یاد رکھو کہ انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت اور فسق و فجور کو چھوڑ دے۔ جس قدر قرب الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور غفلت و فسق و فجور سے اور معصیت سے دور رکھے اور ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے یہ عاجز خاکسار لمبے عرصہ سے بندش پیشاب اور مثانہ کی سوزش سے بیمار ہے باوجود اپریشن کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ بزرگان سلسلہ اور سب احباب سے میری التجا ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس عاجز کے گناہ معاف فرمائے اور شفائے کاملہ دے کر خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

جامعہ نصرت ربوہ میں سالانہ ایتھلیٹکس و سپورٹس

یکم مارچ ۱۹۷۲ء بروز بدھ جامعہ نصرت برائے خواتین کی سالانہ سپورٹس منعقد ہوئیں تلاوت قرآن کریم کے بعد تقریباً ساڑھے دس بجے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے کھیلوں کا افتتاح کیا اور قومی ترانہ کے ساتھ رسم پرچم کشائی عمل میں آئی جن کھیلوں میں طالبات نے حصہ لیا۔ اُن کی تقسیم کچھ یوں تھی۔ ایک سو میٹر کی دوڑ، پچاس میٹر کی دوڑ، الٹی دوڑ، تین ٹانگوں والی دوڑ، اونچی چھلانگ لگانا، دو سو میٹر کی دوڑ، گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا، چاٹی دوڑ، سائیکل دوڑ، رکاوٹی دوڑ اور ریلے ریس وغیرہ اس کے ساتھ ہی مہمانوں نے چاٹی دوڑ اور سٹاف جامعہ نصرت نے رکاوٹی دوڑ میں حصہ لیا۔

تقریباً ڈھائی بجے کے قریب بیگم صاحبہ ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ تشریف لائیں۔ محترمہ پرنسپل صاحبہ جامعہ نصرت اور دیگر سٹاف و طالبات نے مہمان عزیز کا خیر مقدم کیا۔ جیسے ہی موصوفہ اسٹیج پر تشریف لائیں، کھیلوں کا آخری مظاہرہ، شروع ہوا۔ جسے مہمان موصوفہ نے نہایت دلچسپی سے دیکھا اور طالبات کی چستی اُن کی بہترین کارکردگی اور وقت کی پابندی کو سراہا۔ چنانچہ سال رواں کی بہترین کھلاڑی آنسہ زاہدہ سال چہارم قرار پائیں اور سال رواں کی بہترین جماعت سال دوم رہی۔

مارچ پاسٹ کے بعد بیگم صاحبہ ڈپٹی کمشنر جھنگ نے انعامات حاصل کرنے والی طالبات میں انعامات تقسیم کئے اور انہیں اپنی پُر خلوص نصائح سے نوازا۔ آپ نے فرمایا کہ:۔

کھیل ہمارے جسموں کو صحت مند اور چاق و چوبند بناتا ہے۔ ہمیشہ صحیح جسموں میں ہی صحیح دل و دماغ ہوتے ہیں اور صحیح دل و دماغ والے انسان ہی ملک و ملت کے لئے مفید ثابت ہوتے ہیں"۔ نیز آپ نے کہا کہ "جہاں کھیل میں جیتنے والی مبارکباد کی مستحق ہیں وہاں مقابلہ میں ہارنے والی بھی تحسین کی حقدار ہیں۔ انہوں نے بھی ہمت و جذبہ کے ساتھ اپنی ہار کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ اُن کا ولولہ اور عزم زندہ رہا تو وہ آئندہ سالوں میں ضرور کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار ہوں گی۔

قومی ترانہ کے ساتھ اس پُر مسرت تقریب کا اختتام ہوا۔ اس کے بعد مہمانوں کی تواضع مشروبات و خوراکات سے کی گئی۔

(پرنسپل)

سال رواں اور شکرگزاری کے نئے تقاضے

گذشتہ سے پیوستہ سال اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمت اور فضل کے نتیجہ میں انصار اللہ کو شکرگذاری کے طور پر یہ عزم کرنے کی توفیق نصیب ہوئی کہ گذشتہ سال کو مالی لحاظ سے نمایاں حیثیت دی جائے چنانچہ خدا تعالیٰ کا فضل یہاں تک شامل ہوا کہ نہ صرف یہ خواہش ہی بر آئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس میدان میں اور زیادہ آگے بڑھ کر قدم رکھنے کا موقع پیدا کر دیا۔ یعنی انصار اللہ کے چندہ کی شرح دگنی ہوگئی۔ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔ زندگی کے اس مرحلہ پر پہنچنے تک ہر انصار کو قریباً لاکھوں دفعہ یہ دعا کرنے کی توفیق ملی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وہ راہ نصیب کرے جو انعام یافتہ گروہ کی راہ ہے۔ یعنی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ آپ میں سے کون نہیں جانتا کہ یہ راہ قربانیوں کی راہ ہے۔ جانی قربانیوں کی۔ مالی قربانیوں کی۔ اوقات کی قربانیوں کی۔ جذبات کی قربانیوں کی۔ کیونکہ انعام ہمیشہ قربانیوں کے نتیجہ میں ہی ملا کرتے ہیں۔ حقیقی عید در اصل انہی کی ہوتی ہے جو رمضان کے سارے روزے رکھتے ہیں۔ سو چندہ انصار اللہ کی شرح کا بڑھنا ہماری لاکھوں دفعہ کی پکار کا سنا جانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک مزید فضل اور احسان ہے۔ اس پر جس قدر بھی شکر کریں تھوڑا ہے۔ لہٰذا خدمت کے اس مزید موقع کے پانے کا تقاضا ہے ہم گذشتہ سال سے بھی بڑھ چڑھ کر اس میدان میں ذوق شوق کا مظاہرہ کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے۔ (آمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلی تنخواہ خانۂ خدا کے لئے

صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ (بیگم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، ناظر اعلیٰ) مبلغ -/۵۰۰ روپیہ مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے ارسال کرتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں

"عزیز مغفور احمد سلمہ کو ڈاکٹری کا امتحان دیتے ہی جنگ کے دوران فوجی خدمت کے لئے بلا لیا گیا تھا۔ وہاں پر عزیزی کو جو پہلی تنخواہ ملی وہ مجھے اس نے اپنی طرف سے بطور ہدیہ دی تھی مگر میں وہ اسی کی طرف سے سیدی حضرت مصلح موعود رضی کے ارشاد کے مطابق مساجد ممالک بیرون کے لئے بھجوا رہی ہوں"

قارئین کرام سے حضرت سیدہ موصوفہ اور صاحبزادہ مرزا مغفور احمد سلمہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ہماری جماعت میں اگر سب مائیں اپنے بچوں کی خوشی کے وقت خانۂ خدا کی آبادی کا خیال رکھیں تو یقیناً بہت جلد سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ خواہش پوری ہو سکتی ہے کہ چپے چپے سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کل ربوہ تقریری مقابلہ

بزم حسن بیان "خدام الاحمدیہ دارالرحمت شرقی 'ب'" کے زیر اہتمام مورخہ ۶ اپریل بروز جمعرات بعد نماز مغرب ایک کل ربوہ تقریری مقابلہ مسجد راجیکیؓ میں ہو رہا ہے عناوین درج ذیل ہیں:

۱۔ خلافت ہی بقائے ملت ہے ۲۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد
۳۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ اور اس کے تقاضے ۴۔ شہید کی جو موت ہے وہ قوم کی حیات ہے
۵۔ ہم لائے ہیں طوفان سے کشتی نکال کے
اس ملک کو رکھنا مرے بچو سنبھال کے

جملہ خدام کو اس مقابلہ میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس حسن بیان)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور ہمارا خود حامی و ناصر ہو۔

(مسعود احمد چٹھہ چک ۴۰ جنوبی ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دعا

خاکسار شروع جولائی گزشتہ سے بیمار چلا آرہا ہے ابتداءً شدید کھانسی اور بخار رہتا رہا ایسی حالت میں جولائی کے آخر میں میرا بیٹا عزیز فضل الرحمٰن طاہر مجھے ڈیرہ غازی خان لے آیا جہاں وہ خود ملازم ہے۔ علاج کے ساتھ ہی بعض پیچیدگیاں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور تو سب عوارض سے نجات ہے لیکن تین ماہ سے ہاتھوں اور انگلیوں پر ورم اور شدید درد اور اکڑاؤ ہے۔ جس کی وجہ سے عاجز کو گھر کے اندر بھی چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا دشوار ہو گیا ہے اور یہ تکلیف بڑھتی جا رہی ہے

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمائے اور میری کوتاہیوں اور لغزشوں کو نظر انداز کرکے مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ بخشے۔ آمین۔

(قاضی عبد الرحمٰن ریٹائرڈ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ۸۹۔ جے بلاک ڈیرہ غازی خان)

۲۔ والد محترم چند دنوں سے تسلسل البول کی وجہ سے بیمار ہیں اور کمزور ہو گئے احباب سے ان کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (مبشر احمد ابن حکیم صوفی دین محمد صاحب احمدیہ دارالشفاء گوجرانوالہ)

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے (المصلح الموعودؓ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اسلام تو ضرور پھیلے گا۔ اور وہ غالب آئے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے۔ مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے"

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی الہامی تحریک "تحریک جدید" جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضل و احسان کے بدلہ میں ہماری جماعت کے ہر فرد مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کی تمام مالی تحریکات (اشاعت اسلام، غیر زبانوں میں تراجم قرآن مجید اور تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) کے لئے زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

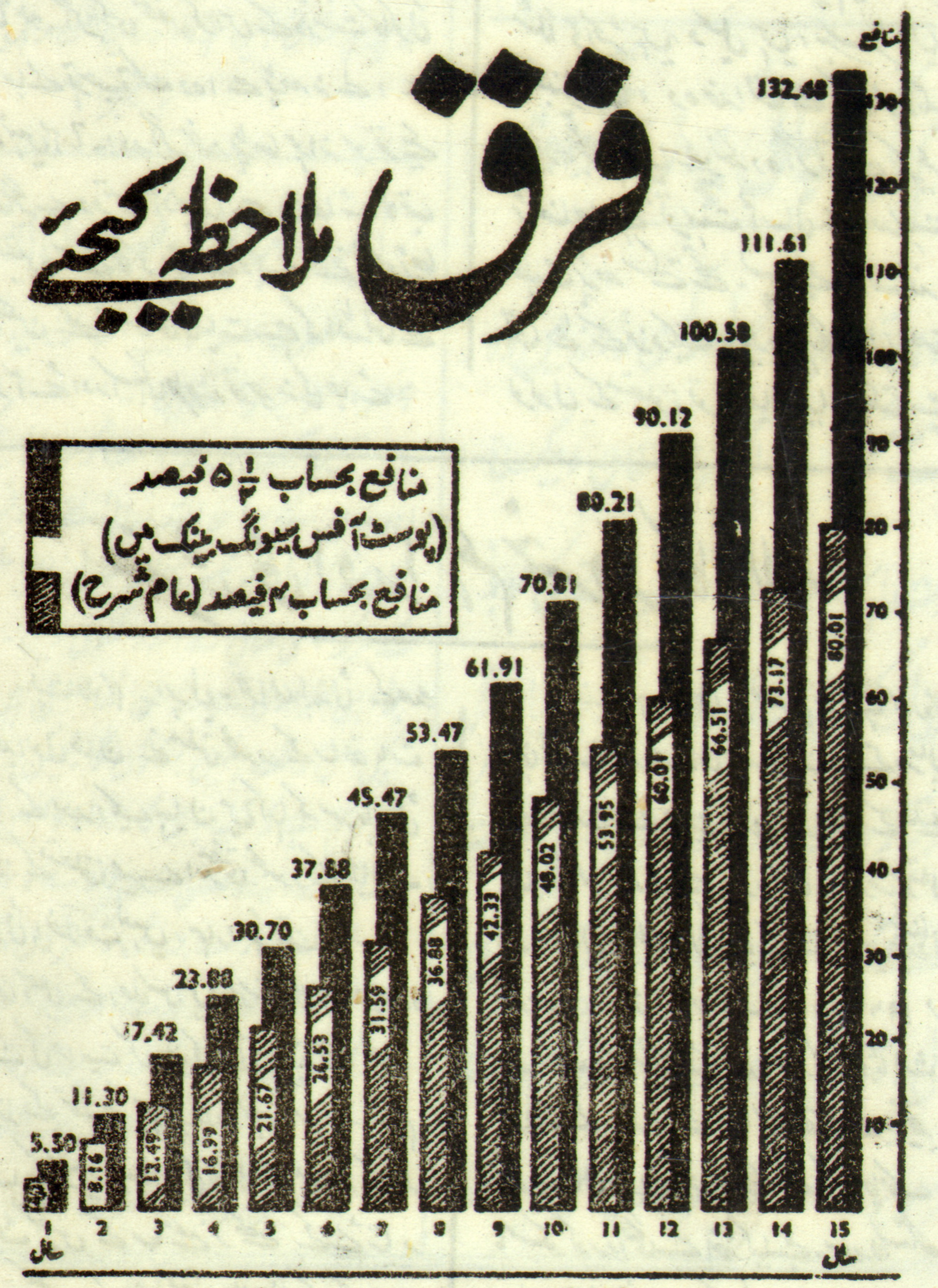

* پوسٹ آفس سیونگ بینک میں منافع ½۵ فیصد دیا جاتا ہے جبکہ عام شرح ۴ فیصد ہے۔
* یہ فرق آج معمولی نظر آتا ہے لیکن روز بروز بڑھتا ہی چلا جائے گا۔
* منافع کی شرح اس چھوٹی سی رقم کے لئے بھی اہمیت رکھتی ہے جو آپ کے سیونگ اکاؤنٹ میں پڑی رہتی ہے۔
* پوسٹ آفس سیونگ اکاؤنٹ میں خاص سہولت یہ ہے کہ بغیر کسی قانونی یا دیگر کارروائی کے نامزد وارثوں کو منتقل ہو جاتا ہے۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک

میں اپنا سیونگ اکاؤنٹ رکھیئے

جاری کردہ:- سنٹرل ڈائرکٹریٹ آف نیشنل سیونگز ۔ اسلام آباد

KEYMER DPPS 14/72

خوشی کی تقاریب پر شکرانہ فنڈ میں حصہ لیجئے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری جماعت کا کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآن کریم مع ترجمہ نہ پڑھ سکتا ہو

امراء کو بالخصوص اسکی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور انہیں ضرور قرآن کریم پڑھنا چاہیئے۔

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کی طرف سے توجہ ہٹالی ہے اور دوسری طرف چلے گئے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک نہایت ہی قیمتی چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے عظیم الشان نعمت کے طور پر مسلمانوں کو ملی تھی اب جماعت احمدیہ کو اس کی طرف پوری توجہ کرنی چاہیئے اور ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو۔ اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ اگر کسی شخص کو اس کے دوست کا کوئی خط آجائے تو جب تک وہ اسے پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا۔ اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائے گا تب اسے یقین آئے گا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کا خط آئے اور اسکی طرف توجہ نہ کی جائے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ غرباء قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور امراء اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے۔ حالانکہ جو شخص دنیاوی لحاظ سے کوئی علم رکھتا ہے یا امیر ہے اس کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا زیادہ آسان ہے کیونکہ اس کو قرآن کریم کے پڑھنے کے مواقع میسر آسکتے ہیں میرے نزدیک ایسے لوگ جو کہ تعلیم یافتہ ہیں مثلاً ڈاکٹر ہیں، وکیل ہیں، بیرسٹر ہیں، انجنیئر ہیں، وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ مجرم ہیں کیونکہ وہ اگر قرآن کریم پڑھنا چاہتے تو بہت آسانی سے اور بہت جلدی پڑھ سکتے تھے۔ پس ایسے لوگ خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہیں دوسرے لوگوں کے متعلق تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان کا حافظہ کام نہیں کرتا تھا لیکن ان لوگوں کے دماغ تو روشن تھے اور حافظہ کام کرتا تھا تبھی تو انہوں نے علوم سیکھ لئے ایسے لوگوں سے اللہ تعالےٰ کہے گا کہ تمہیں دنیوی علوم کے لئے تو وقت اور حافظہ مل گیا لیکن میرے کلام کو سمجھنے کے لئے نہ تمہارے پاس وقت تھا اور نہ ہی تمہارے پاس حافظہ تھا۔ ایک غریب آدمی کو تو دن میں دس بارہ گھنٹے اپنے پیٹ کے لئے بھی کام کرنا پڑتا ہے لیکن باوجود اس کے وہ قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور ایک امیر آدمی یا ایک وکیل یا ایک بیرسٹر یا ایک ڈاکٹر جن کو چند گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے ان کے لئے قرآن کریم پڑھنا کیا مشکل ہے یہ سب سستی اور غفلت کی علامت ہے اگر انسان کوشش کرے تو بہت جلد اللہ تعالےٰ اس کے لئے رستہ آسان کر دیتا ہے۔ دوسری دنیا تو پہلے ہی دنیا کمانے میں منہمک ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتی اگر ہماری جماعت بھی اسی طرح کرے تو کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا علم و ہنر اور دوسری ایجادوں میں تو ترقی کرتی جا رہی ہے لیکن چونکہ قرآن کریم سے دور جا رہی ہے اس لئے وہی چیزیں اس پر تباہی اور بربادی لا رہی ہیں۔ جب تک لوگ قرآن کریم کی تعلیمات کو نہیں اپنائیں گے۔ جب تک قرآن کریم کو اپنا رہبر نہیں مانیں گے اس وقت تک چین کا سانس نہیں لے سکتے۔ یہی دنیا کا مداوا ہے۔ ہماری جماعت کو کوشش کرنی چاہیئے کہ دنیا قرآن کریم کی خوبیوں سے واقف ہو اور قرآن کریم کی تعلیم لوگوں کے سامنے بار بار آتی رہے۔ تاکہ دنیا اس دامن کے سایہ تلے آکر امن حاصل کرے۔"

(الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۶۰ء)

درخواست دعا

میں ایک عرصے سے خونی پیچش کے باعث سخت بیمار چلا آرہا ہوں احباب جماعت کی خدمت میں اپنی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (اقبال احمد ایڈووکیٹ راجن پور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پشاور ۴ر اپریل۔ عوامی پارٹی کے صدر خان عبدالولی خان نے مفتی محمود کے ساتھ بات چیت کے بعد ایک بیان میں کہا کہ سہ پارٹی سمجھوتہ کے متعلق میرے اور مفتی محمود کے خیالات میں کوئی اختلاف نہیں۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں مارشل لاء یا موجودہ حکومت کی حمایت کرنے کی کوئی پابندی اس سمجھوتہ کے تحت ہم پر عاید نہیں ہوتی۔ تاہم ہم ملک کے وسیع تر مفاد کی خاطر اس معاملہ کو ملک کے چیف جسٹس کے سامنے رکھنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ سمجھوتہ کا اصل متن ملاحظہ کرکے جو بھی فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور رہوگا۔

خان عبدالولی خان نے حکومت پر سمجھوتہ کی خلاف ورزی کرنے کا الزام عاید کرتے ہوئے کہا سمجھوتہ کے ماتحت یکم اپریل کو سرحد اور بلوچستان میں نئے گورنروں نے چارج لینا تھا مگر اس معاملہ میں تاخیر کی جا رہی ہے

پشاور ۳ر اپریل حکومت سرحد نے حکم دیا ہے کہ تمام وہ لوگ جن کے پاس ایک من سے زیادہ شکر موجود ہے وہ اپنی شکر کے متعلق گوشوارہ حکومت کو پیش کریں خلاف ورزی پر تین سال قید یا جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے

لندن ۳ر اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی رہنماؤں نے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان براہ راست بات چیت شروع کرانے کے سلسلے میں راہ ہموار کر لی ہے اور پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مصالحت کرانے کے سلسلہ میں ہندوستانی حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ ۱۹۶۶ء کے معاہدہ تاشقند کے خطوط پر روس کو ثالث قبول کر لے۔ لندن کے سیاسی حلقوں نے یہ نتیجہ ہندوستانی وزیر خارجہ سورن سنگھ کی اچانک ماسکو کو روانگی سے اخذ کیا ہے۔ سورن سنگھ کابل میں افغانستان کے حکام اعلےٰ سے بات چیت کرنے کے بعد کل ماسکو پہنچ رہے ہیں لندن کے باخبر حلقوں کے مطابق روس کی طرف سے یہ تحریک صدر ذوالفقار علی بھٹو کے ماسکو کے دورے کے نتیجہ میں شروع کی گئی ہے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روسی رہنما پاکستانی جنگی قیدیوں کی واپسی کے سلسلہ میں بھی پاکستان کی امداد کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے وہ جلد از جلد پاکستان اور ہندوستان کے درمیان بات چیت کرانا چاہتے ہیں۔

اقوام متحدہ ۳ر اپریل۔ سفارتی حلقوں کے مطابق پاکستان اور بھارت کے درمیان مسائل بالخصوص ۹۳ ہزار پاکستانی جنگی قیدیوں کے سوال پر اسی ماہ سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد ہو سکتا ہے۔ باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ اس بات کا قوی امکان ہے کہ اقوام متحدہ کے انڈر سیکرٹری جنرل مسٹر گچیارڈی فوری طور پر جنگی قیدیوں کے حالات معلوم کرنے کی غرض سے بھارت جائیں گے۔ اس سلسلہ میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب جناب آغا شاہی نے سیکرٹری جنرل والڈہیم سے درخواست کی تھی کہ بھارتی کیمپوں میں مقید جنگی قیدیوں کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک اور ان پر گولی چلانے کے واقعات کے پیش نظر مسٹر گچیارڈی کو بھارت بھیجا جائے۔ مسٹر گچیارڈی اقوام متحدہ کے جنیوا آفس کے سربراہ ہیں۔

تقریب شادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم عبدالکریم صاحب زاہد ایم ایس سی لیکچرار گورنمنٹ کالج ہری پور (ہزارہ) کی شادی کی تقریب مورخہ ۱۲ر مارچ بروز اتوار بخیر و خوبی عمل میں آئی ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ امۃ الباسط صاحبہ بنت محترم کیپٹن محمد اکبر صاحب ساکن آف ایبٹ آباد سے مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۰ء مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔ بارات لاہور سے ایبٹ آباد گئی دولہا کے ماموں محترم مولوی ابوالعطاء صاحب نے بھی بارات میں شمولیت فرمائی اور رخصتانہ کے موقع پر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ ۱۴ر مارچ کو خاکسار نے اپنی رہائش گاہ پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا جس میں احمدی و غیر احمدی معززین نے شرکت فرمائی۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح سے بابرکت فرمائے آمین

(صوبیدار صوفی رحیم بخش گلشن پارک۔ مغل پورہ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴